# 31821 ـ حج اورعمره ميں نيت كے الفاظ كى ادائيگي كرنا

**سوال**

چونكہ نيت كے الفاظ كى ادائيگي بدعت ہے توپھرحج اورعمره كى نيت كے الفاظ كى ادائيگي كا حكم كيا ہوگا ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمدلله

نيت كى جگہ دل ہے اوراس كے الفاظ كى ادائيگي بدعت ہے ، نبى كريم صلى الله عليہ وسلم اورصحابہ كرام رضي الله تعالى عنہم سے يہ ثابت نہيں كہ انہوں نے كسى بھى عبادت سے قبل نيت كے الفاظ كى ادائيگي كى ہو۔

حج اورعمره ميں تلبيہ كى ادائيگي نيت نہيں ہے ۔

شيخ ابن باز رحمہ الله تعالى كہتے ہيں :

نيت كى زبان سے ادائيگي بدعت ہے اورپھر اسے بلند آواز سے كہنا تو اوربھى زيادہ شديد گناه ہے ، بلكہ سنت تويہ ہے كہ دل سے نيت كى جائے ، كيونكہ الله سبحانہ وتعالى خفيہ وپوشيده كا علم ركھتا ہے اوراسى الله سبحانہ وتعالى كا يہ بھى فرمان ہے :

كہہ ديجئے ! كہ كيا تم الله تعالى كواپنى دينداری سے آگاه كررہے ہو ، جوچيزآسمانوں اورزمينوں ميں ہے الله تعالى اس سے بخوبى آگاه ہے الحجرات ( 16 ) ۔

اورپھرنبى كريم صلى الله عليہ وسلم اورصحابہ كرام رضوان الله عليہم اجمعين سے بھى اورنہ ہى آئمہ كرام سے نيت كے الفاظ كى ادائيگي ثابت ہے ، تواس سے يہ علم ہوا كہ ايسا كرنا مشروع نہيں بلكہ ايجاد كره بدعات ميں سے ہے ، الله تعالى ہى توفيق بخشنے والا ہے ۔ ديكھيں فتاوى اسلاميۃ ( 2 / 315 ) ۔

شيخ ابن عثيمين رحمہ الله تعالى كہتے ہيں :

نیت کےالفاظ کی ادائیگي نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تونماز میں اورنہ ہی وضوء اورنہ ہی روزے اورنہ ہی کسی دوسری عبادت میں ثابت ہیں ، حتی کہ حج اورعمرہ میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ کا ارادہ کرتے تویہ ثابت نہیں کہ آپ یہ کہتے : اے اللہ میں یہ یہ کرنا چاہتا ہوں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں اورنہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کوایسا کرنے کا حکم دیا ۔

اس معاملہ میں جوانتہائي اورآخری چيزثابت ہے وہ یہ کہ جب ضباعۃ بنت زبیر رضي اللہ تعالی عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی کہ وہ حج اورعمرہ توکرنا چاہتی ہے لیکن بیمار ہے تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تم حج کرو لیکن شرط رکھ لو کہ ( محلي حيث حبستني ) میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہے جہاں مجھے توروک دے ، اس لیے تیرے لیے وہی ہوگا جوتواپنے رب پرمستثنی کردے گی ۔

تویہاں ان الفاظ کی ادائیگي زبان سے ہوئي ، وہ بھی اس لیے کہ حج کا عقد بھی نذر کی مانند ہے اورنذر زبان سے ساتھ مانی جاتی ہے ، اس لیے کہ اگرکوئي انسان اپنے دل میں نذر کی نیت کرلے تویہ نذر نہیں اورنہ ہی منعقد ہوگي ، توجب حج کونذر کی مانندشروع کرنےکےبعد اسے بھی پورا کرنا لازمی اورضروری ہوا تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زبان سے شرط رکھنے کا حکم دیا کہ وہ یہ الفاظ ادا کرے : ( إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني ) اگرمجھے کسی روکنے والے نے روک دیا توجہاں مجھے روکے وہیں میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگي ۔

اورجوحدیث میں یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اورکہا کہ اس وادی مبارک میں نماز ادا کرو اوریہ کہو: حج میں عمرہ یا عمرہ اورحج ، تواس کا معنی یہ نہیں کہ یہ نیت کےالفاظ کی ادائیگي ہے ، بلکہ اس کامعنی یہ ہے کہ وہ تلبیہ میں اپنی نسک کا ذکر کریں ، وگرنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تونیت کے الفاظ کی ادائیگي نہیں فرمائي ۔ دیکھیں : فتاوی اسلامیہ ( 2 / 216 ) ۔

واللہ اعلم .